Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۱۱ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۱۱ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کیلئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمانخانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۱۴۷-۱۰۴ میں جمع کرنے کیلئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلے وعدوں میں اضافہ اور نئے وعدے

جب سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ مخلصین جماعت اپنے پہلے وعدوں میں اضافہ کریں اور جو پہلے اس مبارک تحریک میں شامل نہیں اب نئے وعدے کریں۔ مخلصین اس پر لبیک کہہ رہے ہیں جن کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور منظوری کے لئے خطوط آ رہے ہیں۔

مکرم شیخ عبد الرشید صاحب شرما آف شکارپور ضلع سکھر نے اپنی طرف سے اور اپنے عزیزوں کی طرف سے سات ہزار کا نیا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے ایک ہزار روپے کی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ اپنا پہلا وعدہ سو فیصد پورا کر چکے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے اور بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

جماعتِ احمدیہ نے نائیجیریا کو متحد رکھنے میں زبردست کردار ادا کیا ہے (صدرِ نائیجیریا)

"میں جماعت کی کارکردگی کا ذاتی طور پر مشکور اور معترف ہوں" منتخب صدر کا خراجِ تحسین

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے صدر کے تار کے جواب میں صدر الحاج شیخو شغاری کا مکتوب

لیگوس (نائیجیریا) براعظم افریقہ کے سب سے بڑے ملک نائیجیریا کے پہلے منتخب سویلین صدر الحاجی شیخو شغاری نے کہا ہے کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا نے ملک کی یکجہتی اور اتحاد کو برقرار رکھنے میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ منتخب صدر الحاج شغاری نے جو کہ مسلمان ہیں، ان خیالات کا اظہار احمدیہ مسلم مشن کے نام ایک مکتوب میں کیا ہے جو کہ منتخب صدر موصوف کے دستخطوں سے جاری کیا گیا ہے۔ اس مکتوب کا مکمل متن نائیجیریا سے شائع ہونے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان دیدہ زیب ہفت روزہ ٹروتھ نے اپنی ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ یہ خط احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے صدر محترم الحاجی اے۔ اے ابیولا نے منتخب صدر مملکت جناب شغاری کو مبارکباد دینے کے لئے لکھا تھا۔ جناب شغاری صاحب نائیجیریا کے پہلے انتظامی سربراہ کے طور پر ایگزیکٹو صدر منتخب ہوئے ہیں۔

جناب شغاری نے اپنے یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء کے اس خط میں لکھا ہے کہ میں احمدیہ مشن کی کارکردگی پر ذاتی طور پر مشکور ہوں اور اس کارکردگی کو سراہتا ہوں۔ منتخب صدر نے اپنے گرانقدر مکتوب میں لکھا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کا نام اس عظیم ملک کی تاریخ میں ہمیشہ ایسے شہریوں کی حیثیت سے زندہ رہے گا جنہوں نے ملک میں جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لئے لڑی جانے والی جنگ کی پکار پر لبیک کہا۔ آپ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ہمارا یہ عزم اور بھی پختہ ہو گیا ہے کہ ہم ایک نیا نائیجیریا تعمیر کریں گے جس کی ایک ہی منزل ہو گی۔ منتخب صدر نے مزید لکھا ہے کہ چونکہ مجھے اب ایک عظیم چیلنج کا سامنا ہے اور مجھ پر عظیم ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہیں اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ مجھ سے تعاون کریں اور اپنی دعاؤں کے ذریعے مجھے قوت دیں اور مجھے وہ مسلسل حمایت، وفاداری اور تعاون دیں جس سے ہم سب مل جل کر اپنے ملک کی خدمت کر سکیں اور اس کو مشکلات سے نکال سکیں۔ منتخب صدر محترم نے اپنے خط کے آخر میں ایک دفعہ پھر لکھا ہے:۔

"دوبارہ میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں"

منتخب صدر نے اپنے خط کے آغاز میں لکھا ہے کہ وہ جنگ جو کہ ہم نے ایک سال پہلے شروع کی تھی آج ہم فتحیاب ہو کر اس کے اختتام پر پہنچ چکے ہیں۔ اب ہماری قوم فاتح ہے اور پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس لحاظ سے ہماری فتح صرف ایک پارٹی کی فتح نہیں ہے بلکہ یہ ملک کے امن اور استحکام کی فتح ہے ٭

افریقی اتحاد تنظیم کے اجلاس کے زائرین سے مبلغِ احمدیت کی کامیاب ملاقاتیں

لائبیریا کی حکومت نے ٹی وی پر اظہار خیال کے لئے احمدی نمائندے کو خصوصی طور پر مدعو کیا تھا

منروویا (لائبیریا۔ مغربی افریقہ) افریقی ممالک کی تنظیم آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی کے گزشتہ اجلاس منعقدہ جولائی ۱۹۷۹ء کے موقع پر حکومتِ لائبیریا کی دعوت پر جماعت احمدیہ کی طرف سے غانا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم لائبیریا تشریف لے گئے اور کانفرنس کے شریک زائرین سے نہایت کارآمد ملاقاتیں کیں (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ ھ
۱۱ ر نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے قرآنی حکم میں پوشیدہ حکمت

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو صادقین کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں تک مصاحبت کا تعلق ہے۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مصاحبت ہو نہیں سکتی جب تک باہم محبت و عقیدت نہ ہو۔ لہٰذا صادقین کی صحبت سے انسان اُس وقت ہی صحیح معنوں میں فیض پا سکتا ہے جب اُس کے دل میں صادقوں کی محبت و عقیدت جاگزیں ہو۔ سو گویا صحبت اختیار کرنے اور صحبت سے فیضیاب ہونے کا انحصار محبت و عقیدت پر ہے۔ محبت و عقیدت کے بغیر انسان صادقوں کا اثر قبول نہیں کر سکتا۔ تو وہ اُنہی کا قبول کرے گا جن سے اُسے محبت اور عقیدت ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے حقیقی دوست ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۔ (الانفال آیت ۷۳)

ترجمہ:- وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کے راستہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعہ سے جہاد کیا ہے اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی ہے اور (ان کی) مدد کی ہے ان میں سے بعض بعض کے دلی دوست ہیں۔

اور پھر ان دلی دوستوں کے متعلق بتایا کہ یہی سچے اور حقیقی مومن ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (الانفال آیت ۷۵)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور جنہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا ہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) اپنے گھروں میں جگہ دی ہے اور (ان کی) مدد کی ہے وہی سچے مومن ہیں۔ ان کو گناہوں کی معافی بھی حاصل ہوگی اور معزز رزق بھی ملے گا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ صادقوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے اور فیض پانے کے لئے مومنوں کے درمیان محبت و اخوت اور حقیقی مؤدت کا تحقق پذیر ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہود و نصاریٰ سے جو اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ عام انسانی سطح کی ہمدردی اور انسانی حقوق جن کی ادائیگی فرض ہے سے بڑھ کر دوستی اور محبت کا تعلق قائم کرنے سے منع فرمایا کیونکہ جہاں دوستی اور محبت کا تعلق ہو وہاں انسان دوست اور محب کا اثر قبول کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر فرمایا:-

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء آیت ۱۴۵)

ترجمہ:- اے ایمان دارو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف کھلے کھلے الزام کا موقع دو۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۵۲)

ترجمہ:- اے مومنو! یہودیوں اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ دوست تو یہ (یہود و نصاریٰ) آپس میں ایک دوسرے کے ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان کو اپنا دوست بنائے گا وہ یقیناً اُن ہی میں سے شمار ہوگا۔ اللہ ظالم لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھاتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حق سے دشمنی رکھنے والے کافروں اور یہود و نصاریٰ سے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق قائم کرنے سے تو منع کیا ہی ہے، غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ جو بھی مومنوں کو چھوڑ کر حق کے ان دشمنوں کو دوست بنائے گا اور ان کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھائے گا وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔ اس کی وجہ جیسا کہ ہم اوپر بھی اشارہ کر آئے ہیں یہ ہے کہ دوستی اور محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ غیر شعوری طور پر ان کا اثر قبول کئے بغیر نہ رہے گا حتیٰ کہ وہ ان جیسا ہی بن جائے گا اور اپنا ایمان گنوا بیٹھے گا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح فرمایا کہ انسان جس قوم سے محبت اور دوستی کے رشتے استوار کرے گا وہ خواہ اُس قوم کے اعمال کی پیروی نہ کرے وہ اُنہی میں سے شمار ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ:-

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ:- ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اُس آدمی کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو کہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے پر ان کے ساتھ لاحق نہیں ہوتا (یعنی ان کے اعمال و کردار میں ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اُسی کے ساتھ (شمار کئے جانے کے قابل) ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ انسان محبت اور مودّت کی راہ سے جس کی مصاحبت اختیار کرتا ہے اور دن رات اُس کی صحبت میں رہتا ہے اُس کا اثر وہ ضرور قبول کرتا ہے اگر وہ شخص جس سے یہ محبت کرتا ہے اچھا آدمی نہیں ہے تو وہ اُس جیسے بُرے کام نہ بھی کرے تو بھی وہ اس کے مخفی اثر کو قبول کئے بغیر نہ رہے گا اور یہ مخفی اثر بالآخر ظاہر ہو کر اور اُسے بُرے کاموں میں ملوث کر کے اُسے اپنے جیسا ہی بنا چھوڑے گا۔ برخلاف اس کے اگر وہ نیک اور خدا رسیدہ لوگوں سے محبت اور عقیدت کی راہ سے بار بار ملے گا، ان سے راہ و رسم پیدا کرے گا اور ان کی صحبت اختیار کرے گا تو ان کا نیک اثر اندر ہی اندر اُس پر پڑتا رہے گا اور اس طرح اگر وہ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں سست بھی ہوگا تو صحبت صادقین کے نیک اثر کے نتیجہ میں اُس کی یہ سستی دُور ہو جائے گی اور وہ اعمال صالحہ بجا لانے کے نتیجہ میں خود بھی نیک بن جائے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا حکم بلا وجہ نہیں دیا بلکہ اس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس پر عمل کئے بغیر انسان شیطان کے حملوں سے بچنے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

"ضرورت پوری ہو"

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو"

براہ مہربانی احباب اور جماعتیں اپنا چندہ وقف جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ ر دسمبر سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

مرزا طاہر احمد
(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور علم الاعداد

مکرم سیّد سجاد احمد صاحب ۲/۲۴ دار الرحمت شرقی ربوہ

(۳)

مسند احمد بن حنبل میں یوں لکھا ہے۔

یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَاماً مَھْدِیًّا حَکَماً عَدْلاً۔

قریب ہے تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ بن مریم سے ملاقات کرے اس کے امام مہدی حکم عدل ہونے کی صورت میں۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۴۱۱)

علامہ ابوحفص محمد عتیق اللہ ۱۳۰۱ھ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب تیرھویں صدی بھی ختم ہوگئی۔ نو ماہ گزر گئے۔ دیکھئے اس صدی کے سر پر کس کو یہ خلعت فاخرہ مرحمت ہوتا ہے۔ اللہ کرے امام مہدی علیہ السلام ہی آجائیں۔ وہی اس صدی کے مجدد ہوں گے۔"

(حسن المساعی الی نصح الرعیۃ والراعی صفحہ ۲۹)

سیّد ابوالحسن ندوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے قبل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"عوام کی بڑی تعداد کسی مرد غیب کے ظہور اور کسی ملہم اور مؤید من اللہ کی آمد کی منتظر تھی کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔"

(قادیانیت صفحہ ۱۷)

پھر لکھا:۔

"نزولِ مسیح کا عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ مسلمان اس عقیدہ سے واقف اور اس کے قائل تھے۔ احادیث میں اس کی اطلاع دی گئی ہے۔ اور مسلمان حالات کی خرابی اور پیہم حوادث و مصائب کے اثر سے کسی مردِ غیب کے منتظر ہی تھے۔ اور بالخصوص تیرھویں صدی کے خاتمہ پر ظہورِ مسیح کا چرچا بھی تھا۔"

(قادیانیت صفحہ ۶۹)

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حسب بشارات الٰہیہ ۱۳۰۰ھ کے سر پر دعوے کیا اور ۔

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(مسیح موعودؑ)

اور امام مہدی کے ظہور کی ایک اور عظیم بالشان آسمانی شہادت خسوف و کسوف بھی پوری ہوئی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر ۔

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(مسیح موعودؑ)

کے مطابق امام مہدی کے ظہور کی علامت جو سنن دار ۱۸۸ کی حدیث اور احوال الآخرۃ صفحہ ۳۳ کی روایت کے مطابق امام مہدی کے ظہور کے بعد ماہ رمضان میں چاند گرہن ۱۳-۱۴-۱۵ کی تاریخوں میں پہلی تاریخ یعنی ۱۳ کو چاند گرہن اور سورج گرہن کی تاریخوں میں ۲۷-۲۸-۲۹ میں سے درمیانی تاریخ یعنی ۲۸ کو سورج گرہن کا نشان دیا گیا جو اس طرح ہے۔

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ

(دار قطنی روایت حضرت امام محمد باقرؒ)

ترجمہ:۔ یقیناً ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں، جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مدعی کے لئے یہ دو نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی رمضان شریف میں چاند کو اس کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس کی درمیانی رات سو اس کے مطابق ۱۳۱۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ٹھیک انہی تاریخوں ۱۳ اور ۲۸ کو یہ گرہن کا نشان پورا ہوا۔ اور ساری دنیا نے اسے کھلی آنکھوں سے دیکھا۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(براہین احمدیہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) نے چودھویں صدی بلکہ الف آخر کے مجدد امام آخر الزمان مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا بذریعہ الہام الٰہی دعوے کیا اور لکھا کہ:۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ

بخدا میں ہی مسیح موعود ہوں۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۵۲)

وَاللّٰہِ اِنِّیْ صَادِقٌ لَا کَاذِبٌ شَھِدَتْ سَمَاءُ الدُّنْیَا وَالْمَلَوَانِ

بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب آسمان اور رات دن نے گواہی دے دی۔

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۳۰)

اِنِّیْ اَنَا الْمَھْدِیُّ الَّذِیْ ھُوَ الْمَسِیْحُ الْمُنْتَظَرُ الْمَوْعُوْدُ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۴ حاشیہ)

میں وہی مہدی موعود ہوں کہ جس مسیح موعود کی انتظار کی جا رہی تھی۔

جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۸)

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

"یہ اللہ جلشانہ کا کلام ہے۔ اور اگر یہ اللہ جل شانہ کا کلام نہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایک رات بھی مجھ کو مہلت نہ دے اور میرے پر وہ سزا نازل کرے جو کسی پر نہ کی ہو۔ اے میرے خدا اے میرے ہادی۔ راہنما۔ اگر یہ تیرا کلام نہیں۔ اگر تو نے مجھے خلیفہ مقرر نہیں کیا ...... تو مجھے زندوں میں سے کاٹ ڈال۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۵)

"مکہ معظمہ میں داخل ہو کر اگر خدا تعالیٰ کی قسم دی جاوے۔ تو میں کہوں گا کہ یہ کُل الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۹)

"مسیح موعود کا یہی وقت ہے اور جس نے دعوے کیا اس کا نام بھی یعنی غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے۔ یعنی ۱۳۰۰ کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے۔ وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا۔ جس کا نام ۱۳۰۰ کا عدد پورا کرتا ہے۔ مگر آپ لوگوں کی ابھی تک آنکھ نہیں کھلی۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۶۱)

حضور علیہ السلام نے اپنی کتب الحق لدھیانہ۔ آسمانی فیصلہ۔ خطبہ الہامیہ۔ ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی۔ اتمام الحجۃ۔ دافع البلاء۔ پیغام صلح۔ اور آئینہ کمالات اسلام و تریاق القلوب کی دوسری جگہوں میں بھی اپنے اس دعوے کو درج فرمایا ہے۔ ملفوظات جلد ہفتم میں بھی آپ کا یہ دعوے موجود ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" میں جہاں "غلام احمد قادیانی" کے اعداد ۱۳۰۰ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے آگے ضمناً ایک اور پیشگوئی بھی رقم فرمائی ہے۔ جس کا تعلق بھی حروف ابجد سے ہے۔ وھو ھذا

"ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ۔ یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں۔ یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب باون سال کے اندر قدم دھریگا تب اسی سال راہیٔ ملک بقا ہوگا۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۶)

علم ابجد کی رو سے "کلب" کے ۵۲ عدد بنتے ہیں۔

۲۰ ۳۰ ۲
ک ل ب = ۵۲

اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کلبٌ یموتُ علیٰ کلبٍ کی پیشگوئی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور حوالہ بھی ہے۔ جو آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۵ پر مولوی محمد علی صاحب بٹالوی کے ایک خط میں مذکور ہے۔ جو ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا تھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ آپ کا سراسر افترا ہے کہ الہام کلبٌ یموتُ علیٰ کلبٍ اپنے اوپر وارد کرتے ہیں۔ میں نے ہرگز کسی کے پاس یہ نہیں کہا کہ اس کا مصداق آپ ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۵ و ص۳۰۶)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی بعد کے زمانہ کے لئے ہے واللہ اعلم بالصواب۔

محولہ بالا کتاب ازالہ اوہام میں اس کلبٌ یموتُ علیٰ کلبٍ والی تحریر کے معاً بعد حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے ماننے والوں کو بشارت دی ہے کہ انہوں نے مامور وقت کو قبول کر کے سعادت حاصل کی انہیں اور بھی دیا جائے گا۔ اور ان کی ترقی ہوگی اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کو نہیں مانا اور اپنی زیادتیوں میں بڑھ گئے۔ انہیں پکڑا جائے گا۔ حضور کی یہ ایمان افروز تحریر یہ ہے۔

"ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندۂ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے۔ ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور ان کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا۔ سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا اور ان کی بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا۔ ان سے وہ بھی لیا جائے گا جو ان کے پاس پہلے تھا۔ بہت سے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں۔ ان کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا۔ تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے۔ اور نافرمان کون اور تا ان تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو ان میں واقع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ حاکم عین اس وقت میں جبکہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حکم ہونا ان پر ظاہر کر دیا۔ لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے۔ تب اس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے خاص ہوتے ہیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور اسے قبول نہ کیا اور اس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا۔ اور اس کا حکم ہونا اپنے قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا۔ اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کو مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی۔ اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا تب وہ ان کے ہاتھ سے تمام آزار اٹھا کر جو اس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا برا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے۔ اور جہالت کی راہ سے اسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہیئے سو وہ سارا دن اس کی انتظار کئے گئے اور اٹھ اٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے۔ جو بادشاہ کی طرف سے تھا۔ یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا۔ اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے۔ جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں۔ سو انہوں نے آتے ہی ان شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا۔ جہاں سے انہیں وہ سزائیں مل گئیں۔ جن کے وہ سزاوار تھے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفا کار منکروں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۸ تا ۱۸۹)

"مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئے گا تو میں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہوگا"

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۸)

"بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً ص۲۸۸)

اسی کتاب ازالہ اوہام ص۱۹۰ پر حضور نے مسجد مبارک کی تاریخ الہامی طور پر بحساب ابجد بیان فرمائی ہے فرمایا۔

"ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہیئے تو مجھے الہام ہوا مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اس رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کے شرقی آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اسی مسجد کے قریب اور اس کے شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(ازالہ اوہام ص۱۸۶)

بحساب ابجد مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ کے حروف کے اعداد ۱۳۰۰ ہوتے ہیں۔

۴۰ ۲ ۱ ۲۰۰ ۲۰ ۶ ۴۰ ۲ ۱ ۲۰۰ ۲۰
م ب ا ر ک ۔ و م ب ا ر ک

۶ ۲۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۲۰۰ ۴۰ ۲ ۱ ۲۰۰ ۲۰
و ک ل ۔ ا م ر ۔ م ب ا ر ک

۱۰ ۳ ۷۰ ۳۰ ۸۰ ۱۰ ۵ = ۱۳۰۰
ی ج ع ل ۔ ف ی ہ = ۱۳۰۰

(باقی)

عقل آسمانی نور کے بغیر بے کار شے ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچا لیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی نور کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے۔ لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی"....

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیٹھ خیر الدین مرحوم کے سوانح حیات

(محترم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور چھاؤنی)

حضرت سیٹھ خیر الدین صاحب ضلع گورداسپور کے ایک ایسے گاؤں سے تعلق رکھتے تھے جو دریائے بیاس کے کنارے واقع تھا ان کے پڑوس میں چند گھر مستریوں کے تھے جہاں فرصت کے وقت نوجوان خیر الدین تفننِ طبع کی غرض سے ہتھوڑی چھینی وغیرہ سے ٹھونک پیٹ کیا کرتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود راجپوت نسل ہونے کے وہ بہت جلد ایک مشاق مستری بن گیا۔

اُردو کی تعلیم مڈل تک مکمل کرنے کے بعد تلاشِ معاش میں امرتسر پہنچے۔ انہی دنوں وہاں ایک پارسی تھیٹریکل کمپنی صلاح الدین غازی نام کا ناٹک دکھا رہی تھی جس میں نوجوان خیر الدین ان مسلمان تماشہ بینوں میں شامل ہو گیا جو اس تماشہ میں جوق در جوق جا رہے تھے۔ وہاں پارسی ایکٹروں کی مصنوعی ہیئت اور برجستہ مکالمے کی لفاظی سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ بجائے کسی اَور کام کرنے کے ایکٹر بننے کی دل میں ٹھان لی۔ صبح ہوتے ہی کمپنی منیجر سے مل کر اس خواہش کا اظہار کیا تو اس نے ایک خوش رُو جوانِ رعنا کو دیکھ کر فوراً بطور ایک ایکٹر بھرتی کر لیا۔ یہاں اَور بھی ایکٹر تھے جن کی روز ریہرسل ہوتی تھی اور مکالمے کی ذرا سی بھی غلطی پر زنّاٹے دار تھپیڑ رسید کیا جاتا تھا۔ مزید برآں انہوں نے ان تھیٹر والوں کی نجی زندگی بھی دیکھی۔ جس سے اس ماحول سے نفرت ہو گئی۔ اور جب یہ کمپنی لکھنؤ پہنچی تو اس کی ملازمت سے استعفاء دے کر پھر لکھنؤ کے گلی کوچوں کی سیر بغرض تلاشِ معاش ہونے لگی۔ نظیر آباد بازار کی نوتعمیر شدہ مارکیٹ میں ایک بڑی سی بائیسکل کی دکان دیکھ کر سائیکلوں کی مرمت کے کام پر لگ گئے۔

یہ دکان ایک شخص جارجی نامی کی تھی جو پیدائشی شیعہ تھا مگر بعد میں کسی عیسائی عورت کی وجہ سے خود بھی عیسائی ہو گیا تھا مگر اس عورت کی بیوفائی پر عیسائیت ترک کر کے دہریہ ہو گیا تھا لیکن مسیحی زمانہ کی دو باتیں ساتھ لایا تھا ایک تو جارجی نام دوسرا سُود پر روپیہ کے لین دین کا کاروبار۔

ایک دن ایک مسلمان عورت جس نے جارجی سے دس روپے سُود پر لئے تھے آئی جارجی سے ملتجی ہوئی کہ وہ اصل رقم لے لے اور سُود معاف کر کے پرونوٹ واپس کر دے مگر جارجی نے صاف انکار کر دیا اور اس عورت کی منت سماجت اور غریبی اور بہت سے بچوں کی پرورش کے بار کے ذکر پر بھی اس کا دل نہ پسیجا اور اس نے عورت کو یہ کہتے ہوئے دکان سے نکلوا دیا کہ اگر پوری رقم نہ دی تو عدالتِ خفیفہ کے ذریعہ اسے جیل بھجوا دیا جائے گا۔ اسی رات ہمارے نوجوان خیر الدین کو رؤیا میں ایک بزرگ نے کہا کہ یہ جارجی جہنمی ہے اور اس کا سارا رزق حرام ہے اور اگر تم نے فوراً اسے نہ چھوڑا تو تم بھی اس کے گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔ صبح ہوتے ہی خیر الدین نے جارجی سے گلوخلاصی حاصل کی اور قریب ہی ہیوٹ مارکیٹ کی نوتعمیر شدہ عمارت میں ایک دروازہ کی دکان کرایہ پر لے کر سائیکلوں کی مرمّت کا کام شروع کر دیا جس میں اتنی برکت ہوئی کہ بہت جلد قریب ہی ایک تین دروازوں کی دکان کرایہ پر لے کر نئی سائیکلوں کی فروخت کا کاروبار شروع کر دیا اور مرمّت کے لئے دو تین مستری رکھ لئے جو انہیں سیٹھ جی کے لقب سے مخاطب کرتے۔ لیکن انہیں احمدیت سے تعارف اُسی وقت ہوا تھا جبکہ وہ خود سائیکلوں کی مرمّت کرتے تھے۔

ہوا یوں کہ اُس زمانہ میں لکھنؤ میں عیسائیوں کا چوٹی کا مناظر اور مُنّاد ایک شخص بنام پادری جوالا سنگھ تھا جس کے نام سے ہماری جماعت کے پچاس ساٹھ سال قبل کے احباب بخوبی واقف ہیں۔ عقیدۃً یہ شخص دہریہ تھا لیکن پیشہ کی رُو سے ایک مشہور اور معزز عالم۔ وہ مغل رؤسا کی طرز کا لباس پہنتا اور سر پر گہرے سُرخ اُون کی بُنی ہوئی ٹوپی استعمال کرتا جو دُور سے بغیر پھندنے والی نرم ترکی ٹوپی سے مشابہ تھی۔ داڑھی سفید، مقطع اور زبان میں بلا کی لوچ اور شیرینی۔ سواری کے لئے سائیکل استعمال کرتا اور اس کی مرمّت کے سلسلہ میں اس کی واقفیت ہمارے سیٹھ صاحب یا سیٹھ جی سے ہو گئی کچھ تبادلۂ خیالات مذہبی امور پر ہوا۔ باوجودیکہ جوالا سنگھ ہندوؤں سے نکل کر عیسائی ہوا تھا اس کو ہندوؤں سے کوئی خاص رغبت یا اُنس نہ تھا، علی الخصوص آریہ سماج سے جن کی بدزبانی زبان زدِ خلائق تھی۔ نہ ہی اس کو مولویوں سے کوئی رغبت تھی۔ احمدیوں سے اس کے تعلقات اچھے تھے اور علی الخصوص ہمارے مرزا کبیر الدین احمد صاحب سے جو کہ جوالا سنگھ کی طرح اپنی شیریں کلامی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے اور انتہائی خوش مزاج اور مہمان نواز تھے۔ وہ لکھنؤ میں احمدیت کے اوّلین داعیوں میں سے تھے۔

جوالا سنگھ نے اُن سے ہمارے سیٹھ جی کے مذہب سے لگاؤ اور ذہانت کا ذکر کر کے مشورہ دیا کہ اگر مرزا صاحب اسے احمدیت کی تبلیغ کریں تو امید ہے کہ انہیں کامیابی ہو گی اور وہ ان کی جماعت کے لئے بے حد تقویت کا ذریعہ ہو گا۔ محترم مرزا صاحب نے سیٹھ جی سے احمدیت کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کو دیں۔ سیٹھ جی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو اس شغف سے پڑھا اور پڑھتے رہے کہ اکثر کتب کے صفحے کے صفحے انہیں حفظ ہو گئے اور بلا تاخیر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھوڑے عرصہ بعد محترم مرزا صاحب نے اپنی بھانجی راحت افزاء بیگم کا نکاح ان سے کر دیا اور ان کو مستعد کارکن پا کر جماعت کے سیکرٹری کی ذمہ داری سپرد کر دی۔ وہ زمانہ کھلے ماحول میں مذہبی مناظرات کا زمانہ تھا جس میں احمدیوں کی طرف سے حضرت مرزا حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آریوں کی طرف سے پنڈت جگدمبا پرشاد اہلِ سُنّت والجماعت کی طرف سے مولانا عبدالشکور اور مولانا عین القضات فرنگی محلی اور سیّد سجاد حسین جوہری اور شیعوں کی طرف سے سیّد سجاد حسین عرف نواب لڈن میاں اور عیسائیوں کی طرف سے پادری جوالا سنگھ اپنے اپنے دین کا دفاع اور دوسرے مذاہب پر اعتراضات کرتے تھے۔ تمام مناظرے بغیر کسی بدامنی کے گزر جاتے حتیٰ کہ آریہ سماج مناظر بھی جلسۂ عام میں کوئی گستاخانہ لفظ زبان پر نہ لاتا۔

چونکہ ان دنوں سینما کا رواج نہ تھا اور ناٹک و سرکس کبھی کبھار ہی ہوتے مذہبی مناظرات عوام کے لئے ایک کھلی فضا میں ذہنی تفریح کا ذریعہ تھے۔ ان مناظرات میں مسلسل شمولیت سے ہمارے سیٹھ صاحب چند سالوں میں ایک قادر الکلام مناظر و متکلم بن گئے اور جہاں کہیں بھی احمدیت یا اسلام کا دفاع کرنا ہوتا تو میدان ان کے ہاتھ ہوتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ جہاں کہیں عیسائیوں یا آریوں نے مسلمانوں کو دینی مناظرہ کا چیلنج دیا تو پڑھے لکھے مسلمان نوجوان ہمارے سیٹھ صاحب کو چیلنج قبول کرنے کو لے جاتے اور کہتے کہ ان کے اپنے علماء مقابلہ سے کتراتے ہیں۔ ان مقابلوں میں بعض دفعہ پادری جوالا سنگھ سے بھی آمنا سامنا ہو گیا۔ ۱۹۱۹ء کے بعد سیٹھ صاحب نے اپنا کاروبار امین آباد پارک کی ایک عقبی گلی میں بڑے سے مکان میں منتقل کر لیا۔ اور یہیں ان کی دکان کے مقابل ایک مکان میں جماعت کا دفتر اور مہمان خانہ اور مسجد قائم ہو گیا۔ پادری جوالا سنگھ کے ذاتی تعلقات سیٹھ صاحب سے بہت خوشگوار تھے اور اس کی نشست و برخاست اکثر ان کی دکان پر ہوتی تھی۔

اس دوران میں جماعت نے ایک پندرہ روزہ اخبار "انوار الاسلام" نکالنا شروع کیا۔ مرزا حسام الدین صاحب اس کے نہایت کامیاب ایڈیٹر تھے۔ جب بہائیوں کے منافقین محفوظ الحق علمی اور مہر محمد شہاب نے قادیان میں بہائی فتنہ اُٹھایا اور دہلی اور یو پی میں اس کی بازگشت سنائی دی تو حضرت سیٹھ صاحب نے اخبار "انوار الاسلام" کے توسط سے اس کے خلاف زبردست قلمی جہاد کیا۔ اسی عرصہ میں جب محترم مرزا کبیر الدین صاحب نے بوجہ پیرانہ سالی جماعت کی صدارت ترک کی تو جماعت نے متفقہ طور پر سیٹھ صاحب کو صدر منتخب کیا اور اِس عہدے پر وہ سوائے تین سال کے عرصہ کے اخیر دم تک فائز رہے۔ لکھنؤ اور یوپی کے مسلمان ان کی اسلامی اخوّت اور ہمدردی پر اس درجہ اعتماد رکھتے تھے کہ جب بھی کسی مسلمان کو کسی عیسائی یا آریہ شخص یا ادارہ کی طرف سے تکلیف میں مبتلا کیا جاتا تو وہ اس کے حل کے لئے سیٹھ صاحب سے رجوع کرتا۔ ان کا وجود جماعت کے لئے بہت تقویت کا باعث تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

(۵)

چھٹا اجلاس - ۲۱ اکتوبر - بروز اتوار

مقابلہ ذہانت معیار اوّل میں منصفین کے فرائض (۱) محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ ربوہ (۲) محترمہ شاہین روحی صاحبہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

امۃ السلام دار الرحمت وسطی ۱ ربوہ اوّل
نعیمہ قادر ڈار کراچی قیادت ۲ ، سمیرا اسلام " دوم
نورین جبین کراچی ، مسرت جہاں شالیمار ٹاؤن لاہور سوم
قرۃ العین کراچی قیادت ۱ انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ ذہانت معیار دوم میں منصفین کے فرائض امۃ الباسط صاحبہ و نبیلہ صاحبہ ربوہ نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

عائشہ صدیقہ ربوہ ، ثمرہ شیریں گوجرانوالہ اوّل
سیّدہ محمودہ ارم جہلم دوم
شازیہ انجم فیصل آباد ، طیبہ منیر کراچی قیادت ۱ سوم

مقابلہ مشاہدہ معیار اوّل میں منصفین کے فرائض محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ ، شاہین روحی صاحبہ ربوہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

امۃ المعین کراچی قیادت ۲ اوّل
نورین جبین کراچی قیادت ۶ ، سعدیہ شاہنواز سرگودھا دوم
مریم اشرف ربوہ ، مسرت جہاں لاہور سوم
نصرت جہاں کراچی قیادت ۳ انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ مشاہدہ معیار دوم میں منصفین کے فرائض امۃ الباسط صاحبہ ربوہ اور نبیلہ صاحبہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

نصیرہ بٹ کراچی قیادت ۲ ، سعدیہ رفیق راولپنڈی اوّل
صائمہ گل فیکٹری ایریا ربوہ دوم
امۃ الودود واہ کینٹ ، رضوانہ شہناز ربوہ ، امۃ المتین کراچی قیادت ۶ سوم

مقابلہ حفظِ قرآن معیار اوّل سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اور سورۃ نباء میں سے ہوا منصفین کے فرائض محترمہ نجم النساء صاحبہ ربوہ ، امۃ الحی فضیلت صاحبہ ربوہ نے سرانجام دیئے منصفین کے فیصلہ کے مطابق

بشریٰ فرناز ربوہ اوّل
مریم ایاز جہلم ، غزالہ ناصر پشاور دوم
امۃ المتین پنڈی بھٹیاں سوم
روبینہ طلعت فیصل آباد ، بشریٰ شکور لاہور انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ حفظِ قرآن معیار دوم سورۃ بقرہ کی ابتدائی چھ آیات یا سورۃ اعلیٰ کی پہلی سات آیات میں سے ہوا منصفین کے فرائض محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ ربوہ ، امینہ قریشی صاحبہ لاہور نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

شمیم عارف ربوہ اوّل
جویریہ لاہور ، فرح بٹ چونڈہ دوم
طاہرہ پروین ربوہ ، عقیلہ گوکھووال ۱۲۱ ج ب فیصل آباد سوم

مقابلہ اشعار خوانی معیار اوّل میں منصفین کے فرائض امۃ الباسط صاحبہ ربوہ اور شاکرہ بیگم صاحبہ ربوہ نے سرانجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

فہمیدہ ناز پھیرو چیچی ، امۃ القدوس قصور اوّل
ربیعہ روبی گوکھووال ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد دوم
فرزانہ جبین چک ۹ پنیار " سرگودھا "
مریم ایاز جہلم ، قرۃ العین "
غزالہ ناصر پشاور ، نعیمہ قادر ڈار قیادت ۲ کراچی سوم
حامدہ بشریٰ قیادت ۲ کراچی انعام حوصلہ افزائی
عابدہ منصورہ ربوہ " "

مقابلہ اشعار خوانی معیار دوم میں منصفین کے فرائض نبیلہ صاحبہ اور شاہین روحی صاحبہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

نصیرہ رملہ نواب شاہ اوّل
بشریٰ ملک ربوہ "
نویرہ فدا جہلم "
شازیہ ارشد کوٹ عبد المالک دوم
رفعت جبین شیخوپورہ "
طیبہ شبنم ربوہ سوم
طیبہ منیر کراچی قیادت ۱ "
فریدہ انجم ربوہ "
امۃ القدیر " انعام حوصلہ افزائی
فرح ناز سانگھڑ " "
عظمیٰ یعقوب اوکاڑہ " "

مقابلہ دینی معلومات معیار اوّل میں منصفین کے فرائض امۃ الباسط صاحبہ ، نبیلہ صاحبہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

عابدہ منصورہ ربوہ اوّل
لبنیٰ رزاق شیخوپورہ دوم
عالیہ نعیم ربوہ "
سعیدہ بی بی پھیرو چیچی سوم
سعدیہ محمود کراچی قیادت ۴ "
عفت صبانہ ربوہ "
قرۃ العین چنیوٹ انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ دینی معلومات معیار دوم میں منصف کے فرائض شاکرہ بیگم صاحبہ نے انجام دیئے۔ فیصلہ کے مطابق

آسیہ نعیم ربوہ اوّل
بشریٰ صائمہ اسلام آباد "
فوزیہ تبسم دار العلوم غربی ۱ ربوہ دوم
شازیہ کوٹ عبد المالک "
صادقہ نبیلہ دار الصدر جنوبی ربوہ سوم
امۃ المتین فیصل آباد "
مبشرہ شاہنواز سرگودھا انعام حوصلہ افزائی

مقابلہ فی البدیہہ تقریر معیار اوّل میں منصفین کے فرائض شاکرہ بیگم صاحبہ ، شاہین روحی صاحبہ اور شوکت گوہر صاحبہ ربوہ نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

لبنیٰ رفیق ربوہ اوّل
فوزیہ اسلم کراچی قیادت ۴ دوم
مسرت جہاں لاہور سوم
رضیہ ولی محمد صاحب ربوہ "
عالیہ عصمت کوئٹہ چہارم

مقابلہ پیغام رسانی معیار دوم میں

ٹیم ۱ اوّل
(۱) سعدیہ رفیق ربوہ
(۲) قدسیہ زرّین لاہور
(۳) امۃ القدیر ربوہ
(۴) بشریٰ صائمہ اسلام آباد
(۵) ناصرہ برلاس فیصل آباد
(۶) طیبہ منیر قیادت ۱ کراچی
(۷) نوشین محمود " ۳ "
(۸) امۃ الرؤف قصور

رپورٹر :-
ثریا خانم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی ایک مخلص فدائی اور انتھک کام کرنیوالی خاتون

بیگم نونورسلی مرحومہ

(از محترمہ رضیہ صاحبہ اہلیہ میاں عبدالحیٔ صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا - ربوہ)

چند روز قبل بذریعہ خط انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ بیگم نونورسلی وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

خاکسارہ کو اپنے خاوند میاں عبدالحیٔ صاحب مبلغ انڈونیشیا کے ساتھ قریباً چودہ سال انڈونیشیا میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ شروع شروع میں مجھے مغربی جاوا کے شہر تاسیک ملایا میں رہنے کا موقعہ ملا۔ اور لجنہ اماء اللہ سے تعارف ہوا۔ تاسیک ملایا کی خواتین میں جس خاتون نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ بیگم نونورسلی مرحومہ تھیں۔ میں اس وقت انڈونیشیا کی سرزمین میں نووارد تھی۔ مجھے زبان بھی نہیں آتی تھی۔ ٹوٹی پھوٹی زبان میں باتیں کر پاتی تھی۔ لیکن تاسیک ملایا کی مستورات نے بالعموم اور بیگم نونورسلی مرحومہ نے بالخصوص میرے ساتھ اس اخلاص اور محبت کا سلوک کیا کہ شاید میرے وطن اور اعزا میں سے بھی بہت کم ایسا سلوک کر سکیں۔ ان کا یہ سلوک ان کے جماعتی کاموں میں حائل نہ تھا۔ وہ اس وقت تاسیک لجنہ کی صدر تھیں اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مجسم حرکت تھیں۔ بعض دفعہ اپنے گھر کے کاموں کو چھوڑ کر سارا سارا دن اور گئی گئی رات تک لجنہ کے کاموں میں مصروف رہتیں۔ ان کی ظاہری تعلیم زیادہ نہ تھی لیکن قدرت نے انہیں سوجھ بوجھ اور انتظام کی صلاحیتیں بدرجہ احسن عطا کی تھیں۔ وہ بڑی بڑی تعلیم یافتہ احمدی خواتین پر حاوی ہو جاتی تھیں۔ وہ مجلس عاملہ کی بھی ممبر تھیں۔ اسی طرح سے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کے رسالہ

SUARA LAJNAH INDONESIA

یعنی لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی آواز کی بھی نائبہ مدیرہ تھیں اور بڑی ناساعد گھڑیوں میں بھی رسالہ کو چلانے کے لئے ان تھک محنت کرتی تھیں۔

۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئیں۔ اس وقت بھی ان کی صحت سخت خراب تھی اور سمجھا یہ جاتا تھا کہ شاید وہ دورانِ سفر میں ہی چل بسیں گی۔ لیکن وہ عزم کی پکی جلسہ میں باقاعدہ سب اجلاسوں میں شامل ہوتیں اور خوشی خوشی سب کو ملتی ہیں۔ اور کہتی تھیں کہ مرکز میں آکر میری صحت بہت اچھی ہوگئی ہے۔ کئی سالوں سے ان کی جلسہ میں شمولیت اور مرکز دیکھنے کی خواہش تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ اسی طرح سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد جب واپس وطن پہنچیں تو صحت کی خرابی اور ضعف کے باوجود جماعتوں میں دیوانہ وار دورے کر کے لجنات کے سامنے مرکز کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔

غرضیکہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھیں۔ جو کام کئی مستورات مل کر بھی نہ کر سکتیں وہ اکیلی کرتی تھیں۔

بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اسی طرح ان کی اولاد اور لواحقین کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق دے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ؕ

قرارداد تعزیت

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن نے مکرم جناب حاجی غلام محمد صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل تعزیتی ریزولیوشن منظور کیا:

"جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن مکرم و محترم جناب حاجی غلام محمد صاحب مرحوم کی وفات پر دلی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور مرحوم و مغفور کی جماعتی خدمات کا صمیمِ قلب سے اعتراف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ جنت الفردوس میں مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور انہیں اپنے قابل فخر باپ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے"

عطاء الرحمٰن

(صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن)

مجلس انصار اللہ کوئٹہ کی رسید بک کی گمشدگی

مجلس انصار اللہ کوئٹہ کی رسید بک نمبر ۲۱۴ کہیں گم ہوگئی ہے۔ اس رسید بک کی رسید نمبر ۱ تا ۸ کاٹی جا چکی ہیں۔ تمام انصار خصوصاً اراکین مجلس انصار اللہ کوئٹہ آگاہ رہیں۔ کہ یہ رسید بک منسوخ کی جاتی ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم نوید احمد صاحب سن رائز مینشن 8/A ڈیوس روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ عبدالواحد خان صاحب موصی نمبر ۲۳۲۹۱ وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ ۱/۱۹ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں سے ۱۰ مرلے والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ہماری بہن ناہید خان صاحبہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:

(۱) شیخ طاہر احمد صاحب (۲) شیخ نعیم احمد صاحب طاہر (۳) عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ موصیہ ۲۳۲۹۰۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱/۱۹ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ناہید خان صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے سالانہ امتحانات ۲۰ نومبر کو ہوں گے (انشاءاللہ) احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے بہن بھائیوں کے لئے دعا فرمائیں اور میرے والدین کی صحت والی لمبی عمر کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

(سلیم الحق خاں ابن شمس الحق خاں - کوئٹہ)

(۲) خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبدالرشید ۳۴/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کے کینسر کا اپریشن چار ماہ قبل جنرل ہسپتال لاہور میں ہوا تھا۔ بفضل تعالیٰ مجموعی طور پر کامیاب رہا ہے۔ بعض دفعہ اچانک درد اور تکلیف کا احساس ہو جاتا ہے۔ محترم میاں صاحب (چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی زیر نگرانی علاج اور ادویات کا استعمال بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(شوکت حسین بٹ کارکن بیت المال آمد - ربوہ)

(۴) میرے گھریلو حالات بعض وجوہات سے مخدوش ہو چکے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہی میرا اور میرے اہل و عیال کا نگہبان اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(نصیر احمد شاد ایم۔ اے بھاگووال (سیالکوٹ))

(۵) میری اہلیہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ کافی دنوں سے بعارضہ بخار اور گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں صحابہ کرام اور بزرگان جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت دے۔ آمین۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(مبرور احمد مکینیکل سپروائیزر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ)

ولادت

برادرم محترم نسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ نومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزہ کا نام رضیہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔

عزیزہ موصوفہ مکرم محترم عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۵/۲ ای بی ضلع وہاڑی کی پوتی اور مکرم چوہدری جلال الدین صاحب آف اجلیانوالہ ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ جملہ احباب جماعت عزیزہ کو صحت و عافیت والی عمر دراز اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا کریں۔

(عبدالمومن طاہر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

ٹینڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال رواں کی فیس یا تجدیدی فیس جمع کروا رکھی ہے سے سر بمہر آئیٹم / فی صد کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ریٹس کمیٹی پر برائے کام بلڈنگ اور سنٹرل ریجن سیڈول ریٹ سنہ ۱۹۶۴ء برائے کام بجلی اور واٹر سپلائی سنٹری انسٹالیشن جو کے ریٹ کمپوزٹ شیڈول ریٹ سنہ ۱۹۷۹ء میں درج نہیں ہیں۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر مورخہ ۷۹-۱۱-۲۰ بوقت ۲-۰۰ بجے شام ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط / بذریعہ تار / بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زر ضمانت ٹینڈر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ زر ضمانت صرف ڈیپازٹ ایٹ کال کے ذریعہ آنی چاہیئے۔ رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا وجہ بتائے منسوخ کر دے۔

ٹینڈر فارم مذکورہ بالا تاریخ کو ٹھیک دس بجے تک زیر دستخطی کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ باقی تفصیلات و شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
۱-	سرگودھا ڈویژن میں آٹھ (۸) گورنمنٹ پرائمری سکولوں کا مڈل سکولوں تک درجہ بڑھانا			
	(۱) گورنمنٹ پرائمری سکول رفیقی ایئربیس شورکوٹ	-/۱,۶۶,۰۰۰	-/۳۳۵۰	۴ ماہ
	(۲) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بمقام کھیوہ	-/۱,۶۶,۰۰۰	-/۳۳۵۰	۴ ماہ
۲-	سرگودھا ڈویژن میں چھ (۶) گورنمنٹ پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل سکولوں تک بڑھانا			
	(۱) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر ۲۴۱ ج-ب ضلع جھنگ	-/۱,۶۶,۰۰۰	-/۳۳۵۰	۴ ماہ
۳-	سرگودھا ڈویژن میں چھ (۶) گورنمنٹ مڈل سکولوں کا درجہ ہائی سکولوں تک بڑھانا			
	(۱) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر	-/۳,۲۴,۰۰۰	-/۶۵۰۰	۶ ماہ
	(۲) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بمقام گڑھ مہاراجہ	-/۳,۲۴,۰۰۰	-/۶۵۰۰	۶ ماہ
۴-	ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں بیریک اور باورچی خانے میں فلائی پروفنگ کا کام	-/۸۷,۰۰۰	-/۱۷۵۰	۳ ماہ
۵-	پنجاب میں ۲۰۰ سو بیسک ہیلتھ یونٹوں کی تعمیر (۹ ضلع جھنگ میں)			
	(۱) بمقام چک نمبر ۲۳۷ تحصیل چنیوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۲) بمقام چک نمبر ۲۰۳ تحصیل چنیوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۳) بمقام چک نمبر ۲۵۵ تحصیل چنیوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۴) بمقام چک نمبر ۲۲۰ تحصیل جھنگ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۵) بمقام چک نمبر ۷ اگھگھ تحصیل شورکوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۶) بمقام جلال پور تحصیل شورکوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۷) بمقام سمدوآنہ تحصیل شورکوٹ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۸) بمقام بلو تحصیل جھنگ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
	(۹) بمقام منڈی شاہ جیونہ تحصیل جھنگ	-/۴,۸۸,۰۰۰	-/۹۸۰۰	۸ ماہ
۶-	ضلع جھنگ میں پولیس سٹیشن کی تعمیر بمقام اٹھارہ ہزاری	-/۴,۵۶,۰۰۰	-/۹۲۰۰	۹ ماہ

المشتہر

ایگزیکٹو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ

IPL 5927

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقی اتحاد تنظیم کے اجلاس سے مبلغ احمدیت کی ملاقاتیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس موقع پر لائبیریا کی حکومت کی طرف سے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ذرائع ابلاغ ریڈیو۔ ٹی وی پر اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب کے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے مقامی افریقی مبلغ اسلام نے احمدیت کا نقطہ نظر نہایت احسن رنگ میں پیش کیا۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے کانفرنس کے بعض مندوبین سے جو ملاقاتیں کیں ان میں مختلف ممالک کے نمائندگان نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ جماعت احمدیہ سے اس سے قبل بھی واقف تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے افریقہ میں کردار کو سراہا۔ اس لحاظ سے مکرم عبدالوہاب صاحب آدم کا دورہ نہایت کامیاب رہا۔

غانا سے شائع ہونے والے رسالے دی گائیڈنس نے اگست ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عالمی ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان سے غانا کے امیر جماعت کو یہ ٹیلیگرام موصول ہوئی جس میں ان کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ افریقی اتحاد کی تنظیم (او۔ اے۔ یو) کے اجلاس کے موقع پر موجود رہیں۔ یہ ہدایت ملنے پر امیر مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم غانا ایئرویز ویسٹ کوسٹ ایئر لائنز کے ذریعے ۱۴ر جولائی ۱۹۷۹ء کو لائبیریا روانہ ہوئے انہوں نے اپنی غیر موجودگی میں مکرم مولوی محمد یوسف یوسن صاحب سنٹرل ریجنل مشنری کو قائم مقام امیر مقرر کیا۔ کانفرنس میں شرکت کے بعد مکرم امیر صاحب بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!

(مینیجر الفضل)

"ربوہ اور مضافاتِ ربوہ"

میں رہائشی پلاٹس۔ مکانات، "زرعی زمین" نہایت موزوں قیمت پر خرید و فروخت کے لئے آپ اپنے مستعد و معاون "رجسٹرڈ ادارہ" کی خدمات حاصل کریں۔

آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

یونائیٹڈ اسٹیٹس رجسٹرڈ اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ ٹینٹ سروس

اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے پیش نظر رحمت بازار ربوہ میں ایک نئے ٹینٹ سروس کا اجراء کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی تقریبات کے لئے نیا اور دیدہ زیب سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے۔

میسرز ربوہ ٹینٹ سروس
رحمت بازار ریلوے روڈ
ربوہ

درخواست دعا

میرے والد محترم الحاج ظفر احمد صاحب سنوری دل کا دورہ پڑنے سے تشویشناک طور پر علیل ہیں اور سول ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عبدالرشید فاروقی، دارالصدر شمالی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴